# مطبوعات

**ریاض الاخلاق** از حکیم محمد صادق صاحب فاضل السنۂ شرقیہ، دائرۂ تبلیغ، پورہ ہیراں، سیالکوٹ، ضخامت ۴۸۴ صفحات۔

اس کتاب میں مختلف عنوانات کے تحت تقریباً چار سو ایسی احادیث نبوی یکجا کر دی گئی ہیں جو گھریلو زندگی اور عام مجلسی، معاشرتی اور تمدنی زندگی کے اسلامی آداب سکھاتی ہیں اور اجتماعی معاملات میں راست روی اور اخلاق فاضلہ کی تعلیم دیتی ہیں۔ ہر حدیث کے ساتھ ترجمہ اور اُس کے مضامین و مطالب کی توضیح بھی کر دی گئی ہے اور ساتھ ساتھ بہت سی مروجہ بدعات کا ابطال بھی کر دیا گیا ہے۔ جہاں تک احادیث کی جمع و ترتیب کا تعلق ہے، مولف کی محنت قابلِ داد ہے، لیکن کتاب کی زبان کے بارے میں یہ کہے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ وہ بہت ناقص، مصنوعی، غیر مانوس اور اہلِ زبان کے محاورہ اور روزمرہ کے بالکل خلاف ہے اور اُس ذات اقدس کے ارشادات کی ترجمانی و تشریح کے ہرگز شایانِ شان نہیں ہے جو افصح العرب اور صاحب جوامع الکلم تھی۔ ترجمے کی زبان تو ایک حد تک گوارا ہے لیکن احادیث کے مضامین کی وضاحت میں مولف کے اشہب قلم نے جو جولانیاں دکھائی ہیں اُن کے صرف چند نمونے درج ذیل ہیں:۔

"جس حدیث کے ساتھ بزرگان زمانہ نے ہاتھ کر رکھا ہے (؟)، اس کے بیان کرنے سے پہلے ہمیں ایک آیت کے نورانی چہرے سے "غبارِ نفس" دور کرنا پڑے گا تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ عیار درویشی کس طرح آیت کی کچکول میں ندروں نیازوں کی بھیک مانگتی پھرتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اب آپ قرآن کی دو آیتوں کا "موڑ توڑ" ملاحظہ فرمائیں، ریزہ ہائے الماس کا خزف و سفال سے تبادلہ ہوتا دیکھیں اور پھر سطر قرآن کی چلیپائی پر آنسو بہائیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہی حضرت مسجد میں لوہاروں، ترکھانوں، جولاہوں، موچیوں کے ساتھ مونڈھے سے مونڈھا (کندھے کے بجائے مونڈھے کا استعمال کتاب میں عام ہے) ملا کر کھڑے ہوں۔ یہ لوگ داورِ محشر کو کونسا منہ دکھائیں گے ۔ ۔ ۔ جھوٹ سے مسلمانی کی عمارت دھڑام سے زمین پر آ گرتی

ہے۔ اسلامیت کی کشتی کو کذب ضرور تارپیڈو کر کے چھوڑتا ہے۔ ٹھیک دروغ جان لیوائے ایمان ہے ... زندگی کی منجدھار میں پاپوں بھری ناؤ میں بیٹھ کر دوسروں پر نکتہ چینی کرنا بین میکھ نکالنا ہے۔ اپنے مُردہ حیات کی سیاہ رات میں ابنائے جنس کے کسوف زندگی پر سے حرف لاتا ہے، حالانکہ کسی سیاہ فام کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ سمن برور، کے خال رخ کی حجامت کے درپے ہو یا بال خورا کی روگن زدہ جبینوں کے بکھرے بالوں پر اعتراض کرے ... آپ کی نسبت میں صرف اللہ ہی کو دکھانا سنانا پیوست ہو۔ عبادات کی حُوروشوں اور حسنات کی عذراؤں کو کوئی غیر محرم نہ دیکھے ... اگر کسی جبین بھائی (ہن کو کتاب میں ہر جگہ جبین لکھا گیا ہے) دوست، یار اور رشتہ دار وغیرہ کے گھر جانے کا اتفاق ہو تو شبا شب اندر نہیں چلے جانا چاہیے۔ لجاجت کے مسموم جھونکوں سے خودی کا عطر بیز پھول مرجھا کر جل جاتا ہے ..... اولاد کے حسن و شباب اور بلندیوں کا شاہین والدین کی آرزوؤں کے بے شمار طیور و عصافیر نوچ کر اڑنا سیکھتا ہے ... ہم لیاقت کی ڈینگیں تو بہت مارتے ہیں لیکن کردار کے لحاظ سے انسانیت بہت اونچی ہے۔ بڑے بڑے بزرگوں کے حال اور عوام کے ان کے ساتھ سابقے اس پر شاہد ہیں کہ علم و ورع کے چشمے کے ارد گرد بد اخلاقی کے مار و کژدم کچھ اس طرح پھنکارتے ہیں کہ کوئی رستم کے مگے کا ماں کا جایا بھی قریب نہیں پھٹک سکتا .... نکل نکانا (یعنی اُتارنا) غنیمت ہے"

کہاں تک لکھا جائے۔ پھر بعض عبارتیں تو اتنی رکیک ہیں کہ اُن کے نقل کرنے سے بھی طبیعت ابا کرتی ہے۔ کہاں حدیث کی سلیس، بے ساختہ اور دل آویز زبان کہ جسے پڑھتے ہوئے شدتِ تاثر سے کبھی آنکھیں آنسو بہانے لگتی ہیں اور کبھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہونے لگتے ہیں اور کہاں اُن کی تشریح و تفسیر کے لیے ایسی زبان جس کا پڑھنا بھی ذوقِ سلیم پر بار ہے۔ کاش کہ السنۂ شرقیہ کے فضلاء اردو زبان کی اہمیت اور شستہ طرزِ تحریر و تقریر کی ضرورت کو کماحقہٗ محسوس کریں تاکہ اُن کی ہر بات قولِ بلیغ کا صحیح نمونہ ہو۔

**اربعین نووی** | تالیف حافظ نذر احمد صاحب و مولانا عزیز زبیدی صاحب، ناشر علمی کتب خانہ اردو بازار لاہور۔ ضخامت ۱۴۴ صفحات، قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

علماء حدیث کا ایک پرانا قاعدہ چلا آرہا ہے کہ اُن میں سے بعض حضرات چالیس جامع اور مختصر